99395 ـ منگنی کے لیے لڑکی کے بارہ میں کیسے معلوم کیا جائے

سوال

ايك مسلمان نوجوان كسى دوسرے ملك ميں زير تعليم ہے اور شادى كرنا چاہتا ہے، وہ نيك و صالح اور علمى و دينى مقام ركھنے والى بيوى كى تلاش ميں ہے. ميں اسى تلاش ميں تھا كہ مجھے ايك لڑكى كے متعلق بتايا گيا كہ اس ميں ميرى تلاش كردہ تمام امتيازى صفات پائى جاتى ہيں، ليكن مشكل يہ ہے كہ وہ ميرے اصلى ملك ميں رہائش پذير ہے، اور ميں دوسرے ملك ميں زير تعليم ہوں ميں يہ معلوم نہيں كر سكتا كہ وہ دينى اور اخلاقى اور جمال و خوبصورتى كے كس درجہ پر ہے.

ميں نے اسے انٹرنيٹ كے ذريعہ ان اشياء كے متعلق دريافت كرنا چاہا تو اس نے مجھے كچھ نہيں بتايا، اس نے صرف اتنا كيا كہ اس نے اپنے گھر والوں كو بتا ديا، اور مجھے اپنے والد صاحب كافون نمبر ديا اور كہنے لگى: گھروں ميں دروازوں كے ذريعہ سے آيا كرو.

اس كى بنا پر ميرا اس سے اور بھى تعلق زيادہ ہوگيا، ميں اب تك اس كے بارہ ميں كچھ نہيں جانتا، حتى كہ ميں نے اس كے والد صاحب سے بھى بات كى تو وہ اپنے قلعہ كى حفاظت ميں بيٹى سے بھى زيادہ سخت نكلے اور كہنے لگے تو باہر رہتے ہو تمہارے والدين ہمارے پاس آئيں تا كہ ہم ان سے تعارف كر سكيں اور سال كے آخر ميں جب تم آؤ تو آپ لڑكى كو ديكھيں اور لڑكى تمہيں ديكھے تو پھر بات چيت كى جائيگى.

جب تك تمہارے والدين نہيں آتے ميں تمہيں اپنے اور اپنے خاندان كے بارہ ميں سوال كرنے كى اجازت نہيں ديتا، سبحان اللہ وہ يہ كس طرح چاہتے ہيں كہ ميں ان لوگوں كے بارہ ميں كچھ معلومات بھى نہ ركھوں اور ميرے والدين ان كے پاس جائيں ؟

كيا شريعت يہى كہتى ہے ؟ اور اس كا حل كيا ہے، برائے مہربانى آپ اس سلسلہ ميں ميرى كچھ راہنمائى فرمائيں، اللہ تعالى آپ كو بركت سے نوازے.

يہ بتائيں كہ شرعى طور پر ميں ان كے بارہ ميں كيسے جان سكتا ہوں جبكہ ميں انہيں جاننے والوں ميں سے كسى نيك و صالح شخص كو بھى نہيں جانتا ؟

اور يہ بھى بتائيں كہ نوجوان كو منگنى سے قبل لڑكى كے متعلق كيا كچھ جاننا چاہيے، كيا لڑكى كے بارہ ميں كچھ بھى نہ جانتے ہوئے رشتہ مانگ لينا چاہيے، اور منگنى سے تعارف كى ابتدا ہو ؟

اور كيا يہ ممكن ہے كہ لڑكى ديكھے بغير ہى منگنى كر لى جائے ؟

ميں نے جو معلومات آپ كو دى ہيں اس لڑكى كے بارہ ميں اس سے زائد ميں كچھ نہيں جانتا، كيا اس سے منگنى كرنے سے يہى كچھ كافى ہے ؟

كلام طويل ہونے پر معذرت خواہ ہوں، ليكن ميرے حالت كچھ خاص تھى اور تفصيل طلب تھى اس ليے بات طويل

ہوگئی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے نیک و صالح بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں.

آپ کے سوال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لڑکی عفت و عصمت کی مالکہ ہے اور ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جو اپنی لڑکیوں کی حفاظت کرنے والا ہے.

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس لڑکی نے آپ سے بات چیت نہیں کی اور اصرار کیا ہے کہ اس کے والد سے اس بارہ میں بات چیت کی جائے، اور پھر اس نے اپنے والد کو بھی اس کے متعلق بتا دیا ہے، اور اس کے والد کو موقف اس سے بھی سخت نکلا کہ اس نے آپ کو کہا:

جب آپ کے والدین آئیں گے اور دونوں خاندانوں میں تعارف ہو گا تو پھر اگر آپ چاہیں تو اسے دیکھنا اور تمہارے لیے اس کا رشتہ طلب کرنا ممکن ہو سکتا ہے.

یہ موقف بالکل صحیح ہے، کیونکہ شریعت نے لڑکی کو دیکھنا مباح اس وقت کیا ہے جب اس کا ظن غالب ہو کہ وہ اس سے منگنی کریگا، اور اس کو رشتہ دے دیا جائیگا.

علامہ عز بن عبد السلام رحمہ اللہ منگیتر کو دیکھنے کے بارہ میں کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ تو صرف اس کے لیے جائز کیا گیا ہے جو واضح اور ظاہر امید رکھتا ہو کہ اس کا رشتہ قبول کر جائیگا، اور یہ معلوم نہ ہو کہ رد کر دیا جائیگا، یا پھر اس کا ظن غالب ہو کہ اس کا رشتہ رد نہیں کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: قواعد الاحکام فی مصالح الانام (2 / 146).

رہا مسئلہ لڑکی کے خاندان کے بارہ میں جاننا تو یہ ممکن ہے کہ آپ ان کے متعلق کسی سے دریافت کریں، یا پھر اپنے والد کو کہیں کہ وہ ان کے بارہ میں دریافت کریں، اور پھر شرعی طور پر لڑکی سے منگنی کرنے سے قبل اس کے خاندان کے بارہ میں معلوم کرنا اور ان کے بارہ میں مشورہ کرنا حرام نہیں ہے.

اس شخص کا آپ کو اپنے خاندان کے بارہ میں معلومات فراہم نہ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں؛ کیونکہ یہاں کلام میں اگر وہ کچھ ہو جسے وہ پسند نہیں کرتے تو یہ حرام غیبت میں شامل نہیں ہوتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علماء کے ہاں بغیر کسی نزاع کے جائز غیبت کے بارہ میں کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" دوسری قسم:

آدمی سے اس کے نکاح نکاح یا معاملات یا گواہی - یعنی اس کے گواہ بننے - کے متعلق مشورہ کرے اور اسے علم ہو کہ وہ اس کے فائدہ میں نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مشورہ طلب کرنے والے کو نصیحت کرے اور اس کے سامنے اس کے حالات رکھے " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (4 / 477).

رہا یہ کہ آپ شرعی طور پر اس لڑکے متعلق کیسے جان سکتے ہیں ؟

اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ آپ کے لیے باز پرس اور سوال کرنا جائز ہے، جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں، اور اگر آپ اس سے منگنی کرنا چاہیں تو اسے دیکھنا بھی جائز ہے، اور اگر آپ اسے دیکھ نہ سکیں تو آپ کو اپنی کسی محرم عورت کو بھیج کر اس کے اوصاف معلوم کر لینے چاہییں جو اسے دیکھ کر آپ کے لیے اس کے اوصاف واضح کرے.

لیکن افضل یہی ہے کہ آپ خود ہی اسے دیکھیں، یا پھر اسے دیکھیں جو آپ کے لیے اس لڑکی کے اوصاف بیان کرے تا کہ آپ اس کا رشتہ طلب کرلیں یا پھر اسے چھوڑ دیں؛ کیونکہ ہو سکتا ہے منگنی کر لینے کے بعد اسے دیکھنے میں اس سے نکاح نہ کرنے کا بھی باعث بن سکتا ہے جس کی بنا پر اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کا دل ٹوٹ جائیگا.

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کہ جب اس خاندان والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آپ لڑکا کا رشتہ طلب کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور واقعی اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو پھر وہ اپنے اور لڑکی کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے اور سوال کرنے میں کوئی مانع پیدا نہیں کرینگے.

اس لیے آپ کو وہی کچھ کرنا چاہیے جو لڑکی کے والد نے آپ سے کہا کہے، پھر اس کے بعد آپ اللہ تعالی سے استخارہ کریں ان شاء اللہ اللہ رب العالمین آپ کے مقدر میں خیر و بھلائی پیدا کریگا.

رہا یہ مسئلہ کہ کیسی عورت کو اپنے لیے بطور بیوی اختیار کرنا چاہیے اور جس لڑکی کو آپ بطور بیوی چننا چاہتے

ہوں اس میں کیا صفات اور اوصاف پائے جائیں ؟

اس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری راہنمائی کی ہے، اس لیے مسلمان شخص کو بیوی اختیار کرتے وقت اس کا خیال کرنا چاہیے، ذیل میں ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

1 ۔ وہ عورت دین والی ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال و دولت کی بنا پر، اور اس کے حسب و نسب و خاندان کی بنا پر، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ ہے، اور اس کے دین کی بنا پر، آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین والی عورت کو اختیار کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

یعنی جس کی بنا پر شادی کی رغبت ہوتی ہے، اور یہ چار خصلتیں ہیں جو مردوں کو اپنی طرف دعوت دیتی ہیں، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ دین کو چھوڑ کر کسی اور صفت کی بنا پر شادی نہ کی جائے.

2 ۔ وہ عورت زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں روز قیامت تمہارے زیادہ ہونے میں دوسرے انبیاء پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

کنواری لڑکی کے متعلق زیادہ اولاد جننے کا اس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس کے خاندان کی عورتیں کثرت اولاد والی ہوں تو وہ بھی کثرت اولاد والی ہوگی ان شاء اللہ.

3 ۔ وہ کنواری ہونی چاہیے، کیونکہ حدیث نبوی میں ہے:

" تو نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5052).

4 ۔ وہ حسب و نسب والی یعنی اصیل خاندان سے تعلق رکھتی ہو.

5 ۔ خوبصورت ہو کیونکہ خوبصورت ہونے سے خاوند کے نفس کو سکون حاصل ہوگا، اور وہ اس کے لیے نظریں

نیچی رکھنے کا باعث بنےگی، اور اس میں اس کے لیے محبت و پیار بھی کامل ہونے کا باعث ہوگی، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے عقد نکاح سے قبل اسے دیکھنا مشروع کیا ہے.

6 ـ عقل و دانش والی ہو، بےوقوف نہ ہو، کیونکہ نکاح کا معنی مستقل طور پر معاشرت ہے، پوری زندگی ساتھ رہنے کا معنی رکھتی ہے، اور پھر بےوقوف عورت کے ساتھ حسن معاشرت نہیں ہو سکتی، اور ہو سکتا ہے کہ یہی اس کی اولاد میں بھی منتقل ہو جائے.

جواب میں آخر میں ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ آپ عورتوں کے ساتھ بات چیت کے خطرہ کی سنگینی کا احساس رکھیں کہ انٹرنیٹ وغیرہ دوسرے وسائل کے ذریعہ اجنبی عورتوں سے بات چیت اور تعلقات قائم کرنا خطرے سے خالی نہیں، کیونکہ یہ ایسا قدم ہے جس کا انجام اچھا نہیں ہے، اس لیے شیطان کی پیروی سے اجتناب کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی پسند اور رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .